خم غدیر

اسی طرح یہ بھی ابلہ فریبی ہے کہ حضرت علی کی خلافت بلافصل کی دلیل میں خم غدیر کی روایت پیش کی جاتی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت علی کے متعلق فرمایا کہ "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" (یعنی جن کا میں دوست ہوں علی بھی ان کے دوست ہیں) ظاہر ہے کہ قرآن کریم میں مولیٰ بمعنی دوست ہے دیکھو آیت کریمہ "قال اللہ ھو مولاہ وجبریل وصالح المومنین" (یعنی اللہ کے محبوب کا دوست اللہ جل شانہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک بندے ہیں) "والملائکۃ بعد ذٰلک ظھیر" (اس کے بعد فرشتے حضور ﷺ کے امداد کنندہ ہیں) (القرآن)۔

اب مولیٰ کا معنی حاکم یا امام یا امیر کرنا صراحۃً قرآن کریم کی مخالفت ہے اور تفسیر بالرائے ہے اور کون مسلمان یہ نہیں مانتا کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رسول اللہ ﷺ کے دوستوں کے دوست ہیں۔ جن کو اللہ کے رسول ﷺ نے گھر میں ہجرت میں، غار میں، سفر میں، حتیٰ کہ قبر میں اپنا ساتھی اور رفیق منتخب فرمالیا۔ حضرت علی ان کے دوست ہیں۔ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا صاف صاف ارشاد گرامی نہ بھولئے جو حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں فرماتے ہیں کہ "ھما حبیبای" یعنی وہ میرے دوست ہیں (یہ حوالہ گزر چکا ہے) علیٰ ہذا القیاس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت بلافصل پر غزوۂ تبوک کی روایت کو دلیل بنانا سخت ناواقفی اور بے خبری کی دلیل ہے۔ یعنی غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت علی کو ارشاد فرمانا "اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ" یعنی اے علی آپ اس بات پر راضی نہیں کہ جو نسبت ہارون کو موسیٰ سے تھی وہی منزلت آپ کو مجھ سے ہوتی۔ اب اس روایت سے ثابت کرنا کہ حضور ﷺ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بلافصل فرما رہے ہیں کس قدر بے محل ہے۔ اولاً اس لئے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی عین حیات میں فوت ہو گئے تھے۔ اور حضرت موسیٰ کے خلیفہ نہ بلافصل بنے اور نہ بالفصل۔ دیکھو شیعوں کے مجتہد اعظم ملا باقر مجلسی کی کتاب حیات القلوب صفحہ ۳۶۸ اور ناسخ التواریخ وغیرہ اور اولڈ ٹسٹامنٹ (بائبل) وغیرہ جہاں صراحۃً موجود ہے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی حین حیات میں فوت ہوئے اور یہود نے حضرت موسیٰ پر یہ اتہام لگایا کہ انہوں نے اس کو قتل کیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی برأت نازل فرمائی۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں ان کلمات طیبات کے ساتھ ہے۔ فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا ○ (پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو اس اتہام سے بری فرمایا۔ جو کچھ کہ یہود نے ان کے متعلق باندھا تھا اور وہ اللہ کے نزدیک معزز و محترم تھے) اور تفسیر صافی میں جو اہل تشیع کی معتبر ترین کتاب ہے۔ بحوالہ تفسیر مجمع البیان جو شیعوں کے مجتہد اعظم کی تصنیف ہے۔ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت تصدیق کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔

عن علی علیہ السلام ان موسیٰ و ھارون صعدا علی الجبل فمات ھارون فقالت بنو اسرائیل انت قتلتہٗ ○

یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون ایک پہاڑ پر چڑھے۔ پس حضرت ہارون فوت ہو گئے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ اے (حضرت) موسیٰ آپ نے ان کو قتل کیا ہے۔ الخ

حیات القلوب میں یہ واقعہ مفصل موجود ہے تو یہ مشابہت خلافت کے ساتھ قرار دینا کہ جیسے حضرت ہارون

حضرت موسیٰ کے خلیفہ تھے ویسے ہی حضرت علی حضور اقدس ﷺ کے خلیفہ تھے۔ انتہا درجہ تعجب انگیز ہے۔ دلیل خلافت بلافصل اس مشابہت کے ذریعے سے لائی گئی۔ مگر اس مشابہت کی وجہ سے مطلقاً خلافت نہ بلافصل اور نہ بالفصل ثابت ہوسکی۔ خدا کا شکر ہے کہ کسی خارجی منحوس کے کانوں تک اہل تشیع کی خلافت بلافصل کے متعلق یہ دلیل نہیں پہنچی۔ ورنہ اہل تشیع حضرات کو لینے کے دینے پڑ جاتے۔

ناطقہ سربگریباں ہے------

ہٹ دھرمی کی بھی انتہا ہے۔ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ کے متعلق ائمہ طاہرین کی سند کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کا واضح اور غیر مبہم ارشاد خود اہل تشیع کی معتبر ترین کتابوں سے دکھایا جائے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ ان ابابکر یلی الخلافة من بعدی ٥ یعنی میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہیں اور اہل تشیع کی معتبر ترین کتاب تفسیر امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور تفسیر صافی وغیرہ کی تصریحات پیش کی جائیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد خلیفہ ابوبکر ہیں۔ ان کے بعد عمر ہیں اور اہل تشیع کی معتبر ترین کتاب نہج البلاغۃ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ان کی خلافت کو تسلیم فرمانا ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا۔ ان کے ساتھ مشوروں میں شریک ہونا ثابت کیا جائے اور شیعوں کی معتبر ترین کتاب شافی اور تلخیص الشافی سے ائمہ طاہرین کی روایات کے ساتھ حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا یہ ارشاد گرامی موجود ہو کہ ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) میرے پیارے ہیں امام الہدیٰ پیشوائے وقت ہیں۔ ہدایت کے امام ہیں، شیخ الاسلام ہیں اور مولا علی کا یہ ارشاد خود ائمہ طاہرین کی سند کے ساتھ پیش کیا جائے۔ کہ حضور کی تمام امت سے افضل ابوبکر ہیں اور کتاب کافی سے یہ تصریح پیش کی جاوے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ سب صحابہ سے افضل ہے اور اہل تشیع کی معتبر ترین کتاب تفسیر حسن عسکری اور معانی الاخبار وغیرہ میں یہ تصریحات موجود ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر بمنزلہ میری آنکھ کے ہیں اور عمر بمنزلہ میرے گوش مبارک کے ہیں اور عثمان بمنزلہ میرے دل کے ہیں۔ تو ان روایات کو دیکھ کر اہل تشیع کو خلافت کا یقین نہیں ہوتا۔ نہ ہی ائمہ طاہرین کی روایات پر ایمان لاتے نظر آتے ہیں۔ اور حضرت ہارون کی مشابہت سے خلافت بلافصل ثابت کرنے کی بڑی دور کی سوجھتی ہے۔ اگر حضرت علی کی خلافت ثابت کرنے کا اس قدر شوق ہے تو پہلے ان کو سچا بھی مانو۔ ان کے ارشادات پر ایمان بھی لاؤ۔ اور ان کی حدیثوں کو صحیح تسلیم کرو۔ ان معصومین کو جھوٹ مکر اور فریب سے پاک اور منزہ یقین کرو تو ہم جانیں کہ اہل تشیع کو ائمہ طاہرین معصومین کے ساتھ دلی الفت اور محبت ہے۔ حضرت ہارون کے ساتھ مشابہت ایک وقتی طور پر بہت مناسب ہے جیسے حضرت موسیٰ حضرت ہارون علیہما السلام کو طور سینا پر جاتے وقت اپنے گھر چھوڑ گئے تھے اسی طرح حضور اقدس ﷺ غزوہ تبوک میں تشریف لے جاتے وقت حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو مدینہ شریف کی حفاظت کے لئے افسر مقرر فرما گئے تھے۔

مگر حسب روایت باقر مجلسی کی حیات القلوب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ مدینہ شریف میں رہنا پسند نہ فرمایا اور حضور ﷺ کے ساتھ جانا اختیار کیا اور شامل سفر باظفر ہوئے۔

مگر سوال یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مشابہت حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ حضور کے بعد خلافت

کے متعلق موجود ہے یا نہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد خلیفہ نہ بنے لک کذلک۔ البتہ ہم اہل السنّت والجماعت کے اصول کے مطابق حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ رسول اللہ ﷺ کے چوتھے خلیفہ ہیں۔

اہل تشیع کے دلائل خلافت بلافصل کا نمونہ تو آپ دیکھ چکے جو تصریحات کا انکار، من گھڑت اور غلط توجیہات پر اصرار کا مجموعہ ہیں۔

لطیفہ

ایک دفعہ اہل سنت والجماعت اور اہل تشیع کے مابین مناظرہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اہل تشیع کے مناظر نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی خلافت بلافصل ثابت کرنے کے لئے کہا کہ میں قرآن سے ثابت کرتا ہوں میں حیران ہوکر دیکھنے لگا کہ یا اللہ تیری کس آیت سے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بلافصل ثابت کرے گا تو اس نے سورۃ زخرف کی تیسری آیت ''وانہٗ فی ام الکتٰب لدینا لعلی حکیم'' ایک خاص انداز میں پڑھی۔ کہ علی لوح محفوظ میں حکم لکھے ہوئے ہیں۔ بس پھر نعرہ حیدری بولتے ہوئے سٹیج سے کودا اور بھاگا۔ مناظر اہل سنت بیچارہ منہ تکتا رہ گیا۔ میں نے اندازہ لگایا کہ بے چارے بے خبر اور جاہلوں کو اسی طرح خلافت بلافصل کے دلائل پیش کر کے پھسلایا جاتا ہوگا۔ میں اس مناظرہ میں بحیثیت حکم بیٹھا ہوا تھا۔ مگر فیصلہ سنانے کا موقعہ ہی نہ ملا۔ علماء طقہ تو شان استدلال اور طرز قلابازی دیکھ کر دم بخود ہوکر رہ گیا۔ اب وہاں کون تھا۔ جس کو جواب دیا جاتا۔ اور اس دلیل کے متعلق نظر اور فکر کا تجزیہ کیا جاتا۔

برادران وطن! سورۃ زخرف جس سے اس سخت جائل نے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت بلافصل ثابت کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کی آیات تلاوت فرماویں۔ حٰمٓ۔ والکتاب المبین۔ انا جعلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون ط وانہٗ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم ط اس کا ترجمہ خود اہل تشیع کے مقبول ترین مترجم مقبول احمد دہلوی کی تحریر سے دیکھئے۔ ''قسم ہے واضح کتاب کی بیشک ہم نے اس کو عربی قرآن مقرر کیا۔ تاکہ تم سمجھو اور بیشک وہ ہمارے پاس ام الکتاب میں ضرور عالیشان اور حکمت والا ہے'' تو شروع سے لے کر آخر تک قرآن حکم کی تعریف ہے۔ مگر اس سے حضرت علی مراد لینے اور پھر اپنے ذہن سے خلافت نکال کر اس کے ساتھ جوڑنے اور جب خلافت کا حلقہ جڑ گیا تو پھر بلافصل کا لفظ جوڑنے میں کیا تکلیف ہوسکتی ہے؟ لہٰذا ثابت ہوگیا کہ حضرت علی کی خلافت اور وہ بھی بلافصل ثابت ہوگئی۔ (نعرۂ حیدری یاعلی)۔

یہ استدلال اور طرز استدلال!

بھلا اس کے مقابل میں رسول خدا ﷺ کا صاف اور واضح ارشاد کہ میرے بعد خلیفہ ابوبکر اور پھر عمر ہوں گے یا حضرت علی کا ابوبکر وعمر کو امام الہدیٰ ومقتدائے امت فرمانا بھی کوئی دلیل خلافت ہوسکتی ہے؟ فمـا لھٰؤلآء القوم لا یکادون یفقھون حدیثا ط (ان جاہلوں کو کیا ہوا بات سمجھتے ہی نہیں) امام حسن عسکری کی تفسیر، تفسیر قمی اور تفسیر صافی جیسی اہل تشیع کی معتبر کتابیں جن میں محبوب کبریا ﷺ کا صاف صاف ارشاد کہ میرے بعد خلفاء ابوبکر ان کے بعد عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہوں گے اور یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تسلیم نہ کرنا تعجب انگیز دعوے تولی (محبت) ہے۔

خداوندی تعالیٰ کے فرمان اور رسول ﷺ کا صاف صاف ارشاد اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام ائمہ معصومین کی واضح غیر مبہم تصریحات کے بالمقابل اہل تشیع من گھڑت تخمینے اور خلافت بلافصل کے ٹوٹل (ٹوٹکے) لگائیں اور اللہ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام ائمہ معصومین کو جھٹلائیں اور ان کے ہر قول وفعل کو جو ان کے من گھڑت مذہب کے مخالف ہو اس کو تقیہ اور فریب کاری پر محمول کریں اور پھر محبّ بھی رہیں۔ **سبحان اللہ**!

کیا کہنے اس سوچ کے

اہل تشیع نے اپنے خودساختہ مذہب کو محفوظ رکھنے کے لئے سوچا خوب ہے کہ جو حدیث اور روایت اس کے مخالف ہوگی۔ خواہ خود اہل تشیع ہی کے مصنفین نے اس کو ائمہ معصومین سے سنا اور ان کی اپنی کتابوں میں اس کو لکھا ہوا اور بانیان مذہب شیعہ نے کسی ایسی کڑی کو اپنے مذہب کے ساتھ منسلک کرنا ضروری خیال کیا ہو جو اس روایت وحدیث کے مخالف ہو تو پھر یہی تقیہ کام میں لایا جاسکے کہ ائمہ معصومین نے ہماری اس خودساختہ پرداختہ کڑی کے خلاف جو فرمایا ہے اگرچہ وہ روایتیں ہماری کتابوں میں موجود ہیں۔ مگر بطور تقیہ ہیں۔ پس جتنی حدیثیں اور روایات اس مذہب کے خلاف کوئی پیش کرتا چلا جائے گا۔ اہل تشیع میاں مٹھو کی طرح ایک لفظ ''تقیہ'' بولتے چلے جائیں گے تو گویا تمام احادیث و روایات پیش کرنے والے کے بالمقابل اہل تشیع کا ایک طوطا جس کو صرف ''تقیہ'' کا لفظ زبان پر چڑھادیا گیا ہو بطور مناظر پیش کرسکتے ہیں۔ یہ تقیہ امور عامہ سے بھی عام مانا گیا ہے۔ اب اس کے بعد جو چاہیں ائمہ صادقین کی طرف منسوب مذہب کو وسعت دیتے چلے جائیں مگر اتنا تو فرمائیں کہ جب ائمہ صادقین اپنے شیعوں کو ہمیشہ کوئی سچی بات بتانا کفر اور بے دینی (معاذ اللہ) یقین فرماتے تھے جیسا کہ مفصل بیان ہو چکا ہے اور تقیہ کو ایک لحہ لے لئے بھی ترک فرمانا جائز نہ سمجھتے تھے۔ جیسا کہ مفصل بیان ہو چکا ہے تو پھر یہ تقیہ کے متعلق روایت بھی انہی ائمہ دین کی طرف منسوب ہیں تو پھر ان پر بھی ایمان لانے سے پہلے مسئلہ تقیہ کو ذہن سے خارج نہیں کرنا چاہئے۔ یا پھر تسلسل فی التقیہ پر ایمان رکھنا چاہئے کم ازکم اپنے مذہب کو بچانے کے لئے اتنا تو کہتے کہ ائمہ معصومین سے جو روایتیں اپنے شیعوں کے سامنے بیان کی ہیں وہ سچی تھیں اور ناصبیوں یعنی اہل سنت والجماعت کے سامنے تقیہ اختیار فرماتے تھے مگر اس صورت میں بھی مذہب تشیع کی بنیاد کھوکھلی معلوم ہوتی ہے کیونکہ جتنے حوالے میں نے اس رسالے میں پیش کئے ہیں وہ تمام تر اہل تشیع کی معتبر کتابوں سے دیئے ہیں۔ وہ کتابیں جو بجز کافی کلینی کے تمام تر ایران یا نجف اشرف کی چھپی ہوئی ہیں اور کافی مطبوعہ ایرانی بھی مل گئی ہے۔ اس میں سے بھی کافی کے حوالے دکھانے کا ذمہ دار ہوں۔ اور جتنے حوالے دیئے ہیں وہ ائمہ معصومین طاہرین کی رووایت سے ہیں تو پھر خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت کا انکار ان کی صدیقیت انکار کیوں؟ مولا علی المرتضیٰ کا ان کے ساتھ بیعت کرنے، ان کو امام الہدیٰ مقتداء و پیشوا تسلیم فرمانے، ان کے حق میں سب بکنے والوں کو سزا دینے اور امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رشتہ دینے کا انکار کیوں؟ ان کی اطاعت کرتے ان کے مشیروں میں شامل ہونے کا انکار کیوں؟ امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس صریح ارشاد کا انکار کیوں؟ جو حضور نے ایک غالی شیعہ کے سامنے پانچ دفعہ فرمایا۔ کہ ابوبکر ''صدیق'' ہیں۔ اور جو ابوبکر کو صدیق نہیں کہتا اللہ تعالیٰ اس کو دونوں جہانوں میں جھوٹا کرے اور امام عالی مقام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا خلفائے راشدین

رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں سب بکنے والوں کو بے ایمان فرماتا اوران کو مجلس سے نکال دیتا اور یہ فرماتا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے اس کا انکار کیوں؟ تمام حوالے عرض کر چکا ہوں۔ فرمایئے کوئی ایک بھی روایت کسی اہل السنۃ والجماعت کی کتاب سے پیش کی ہے؟ کتابیں بھی اہل تشیع کی اور راوی بھی ائمہ معصومین۔ پھران کی روایات پر وہ لوگ ایمان نہ لائیں۔ جو دعویٰ تشیع کرتے ہیں تو اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ اہل تشیع کے مذہب اور ائمہ طاہرین کے مذہب میں بہت بڑا اختلاف اور تناقص ہے۔